رہنمائے اسائنمنٹ (بہار 2020)

کلاس انٹرمیڈیٹ

کورس کوڈ (376) اسائنمنٹ نمبر ٹو

STUDIO-9

جمع کروانے کی تاریخ 30-06-2020

AIOU STUDIO 9

منجانب: AIOU Studio 9

اسائنمنٹ کب تک جمع کرواسکتے ہیں:-

1- 25 جون 2020 تک اسائنمنٹ بذریعہ رجسٹر ڈاک ٹیوٹر کو بھیج دیں۔

2- 30 جون 2020 تک اسائنمنٹ دستی ٹیوٹر کو جمع کرواسکتے ہیں۔ دستی جمع کروانے کی رسید لازمی لیں۔

3- اسائنمنٹ جمع کروانے کی آخری تاریخ 30 اگست 2020 ہے اس کے بعد ٹیوٹر اسائنمنٹ جمع نہیں کرے گا۔

4- رسید نہ لینے سے یا اسائنمنٹ جمع نہ کروانے سے آپ فیل ہو جائے گئے۔

ٹیوٹر کی معلومات کب تک ملے گئی:-

1- ٹیوٹر کی معلومات علاقائی دفتر کی جانب سے بذریعہ ڈاک آتی ہے۔

1- ٹیوٹر کا نام و پتہ یونیورسٹی کی ویب سائٹ https://si.aiou.edu.pk پر اپ لوڈ بھی کیا جاتا ہے۔

2- اگر 25 جولائی تک ٹیوٹر کا نام و پتہ ویب سائٹ پر نہ آئے تو یونیورسٹی کے علاقائی دفتر سے بذریعہ ٹیلی فون یا ای میل رابطہ کر کے حاصل کرلیں۔ (مزید اپ ڈیٹ یوٹیوب چینل AIOU Studio 9 سے حاصل کریں)

رہنما اصول اسائنمنٹ لکھنے کے لیے:-

1- اسائنمنٹ کے تمام سوالات لازمی ہیں۔

2- جواب لکھنے سے پہلے سوال کو غور سے پڑھیں نیز اپنی اسائنمنٹ خود تحریر کریں۔

3- امتحانی مشق ہاتھ سے تحریر کریں۔ ٹائپ شدہ امتحانی مشق قبول نہیں کی جائے گی۔

4- طویل سوال کا جواب کم از کم 1200 سے 1500 الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے۔

5- ہر جواب کے آخر میں دو یا تین لائینں خالی چھوڑ دیں تا کہ ٹیوٹر آپ کے جواب پر فیڈ بیک دے سکے۔

6- ہر امتحانی مشق کے ساتھ تین پرت لگائے۔ اور خود پر کریں۔

7- ہر امتحانی مشق رجسٹرڈ ڈاک کے ذریعے علیحدہ علیحدہ روانہ کریں اور رسید کو محفوظ رکھے گئے۔

8- ٹیوٹر امتحانی مشق چیک کرنے کے بعد آپ کو واپس ارسال کردے گا۔

9- اگر ٹیوٹر پندرہ دن بعد اسائنمنٹ واپس نہ بھیجے تو ٹیوٹر کو کال کر کے اپنے نمبر معلوم کرلیں۔

10- اگر امتحانی مشق کے کسی حصے کے نمبر نہیں لگائے گئے یا کل حاصل کردہ نمبروں میں غلطی ہو تو مزید راہنمائی کے لیے اپنے ٹیوٹر یا علاقائی دفتر سے رابطہ کریں۔

AIOU STUDIO 9

To get hand written assignments Call or messege

051-2285833, 0344-5515779, 03005371884

NISHAT EDUCATION PORSH ARCADE PLAZA G9 MARKAZ

ISLAMABAD

سمسٹر بہار 2020ء

کورس: انسانی حقوق　　　　　　　　　　　　　　کورس کوڈ: 376

سطح: ایف اے　　　　　　　　　　　　　　　　مشق نمبر: ۲

سوال نمبر۱: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

۱۔ پاکستان میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے کوئی سے تین اسباب لکھیں۔

جواب: **پاکستان میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے اسباب۔**

یہ سب جان لینے کے بعد کہ پاکستان میں انسانی حقوق کی صورتحال غیر تسلی بخش ہے، ذہن میں یہ سوال اٹھتا ہے کہ آخر **رحمتہ اللعالمین** پر ایمان لانے والے اور ان کے تقدس پر جان نچھاور کرنے والے معاشرے میں اتنے وسیع پیمانے پر انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں کیوں ہوئی ہیں۔اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔چند بنیادی وجوہات درج ذیل ہیں:

غربت اور بے روزگاری:۔

کسی بھی ترقی پذیر ملک کیلئے غربت، مفلسی اور بے روزگاری سب سے بڑی محرومی ہے۔دو وقت کی روٹی کیلئے ایک غریب کو بہت پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں اور اس کو خون پسینہ ایک کرنا پڑتا ہے۔اگر اس کو سازگار حالات میسر نہ ہوں تو وہ سختیاں جھیلنے کی بجائے تخریب پر اتر آتا ہے۔یونیورسٹی سے اعلیٰ سند حاصل کرنے والے نوجوان کو اگر روزگار نہ ملے تو تنگ آمد بجنگ آمد کے مصداق ہاتھ میں کلاشنکوف تھامے مجرمانہ زندگی سے باز نہیں آئے گا۔

تعلیم کی کمی:۔

تعلیم کی سہولیات میں اضافے کا ابھی تک خاطر خواہ انتظام نہیں کیا گیا۔شرح خواندگی کے لحاظ سے پاکستان دنیا کے انتہائی کم پڑھے لکھے ملکوں میں سے ایک ہے۔یہ ہمارے لئے شرمساری کا مقام ہے کہ دنیا کے 122 ترقی پذیر ملکوں میں پاکستان 111 نمبر پر ہے۔اکثر دیہاتوں میں درس و تدریس کیلئے کمرے نہیں اور کھلے آسمان تلے تعلیمی سلسلہ جاری رہتا ہے۔اگر میلوں دور سے بچے پڑھنے کیلئے آئیں تو انہیں استاد نہیں ملتے۔یہ تعلیم ہی تو ہے جو کہ ہمیں بھلے اور برے کی تمیز سکھاتی ہے۔ہمارے ملک کی 36فی صد شرح خواندگی کا مطلب ہے کہ 64فی صد لوگ مطلق جاہل ہیں جو کہ انسانی حقوق کی نگہداشت کی اہلیت نہیں رکھتے۔

مذہبی انتہا پسندی

مذہب اور دین کے معاملے میں کبھی زیادہ احساس نہیں ہونا چاہئے جو اسلام سے گہرا شغف رکھتے ہیں انہیں معلوم ہے کہ چھوٹے چھوٹے اختلافات کی کوئی وقعت نہیں ہے۔ہمیں چاہئے کہ ہم دوسروں کا عقیدہ بھی نہ چھیڑیں اور اپنا عقیدہ نہ چھوڑیں اسی میں ہماری عافیت پوشیدہ ہے۔

۲۔ غیر ملکی سے کیا مراد ہے؟

جواب: غیر ملکی سے مراد وہ لوگ ہوتے ہیں جو آپ کے ملک کے باشندے نہیں ہوتے بلکہ کسی دوسرے ملک سے آئے ہوئے ہوتے ہیں۔

۳۔ شہریت سلب ہونے کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب: شہریت سلب ہونے کی نو صورتیں ہیں۔

BS NISHAT EDUCATION
0344-5515779, 03005371884,
051-2285833, 2285733
BS NISHAT EDUCATION
AIOU Studio 9

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

۴۔ جمہوریت سے کیا مراد ہے؟

جواب: جمہوریت ایک طرز حکومت ہے جسے عوام کی حکومت کہا جاتا ہے۔اس میں عوام کا منتخب شدہ نمائندہ حکومت چلانے کا اہل ہوتا ہے۔

۵۔ فیصل آباد کا پرانا نام کیا تھا؟

جواب: لائل پور

۶۔ انسانی حقوق کی وزارت کے کوئی سے دو فرائض بیان کریں۔

جواب: ۱) انسان پیدائشی طور پر آزاد ہے۔اسے فطری شعور دیا گیا ہے کہ وہ بھائی چارہ قائم کرے۔

۲) تمام حقوق اور آزادی تمام لوگوں کیلئے یکساں ہیں اور رنگ ونسل، زبان جنس، مذہب سب کیلئے مساوی ہے۔

۷۔ پاکستان کی سات جیلوں میں خواتین کی تعداد کتنی ہے؟

جواب: 4.3 فیصد

۸۔ صدر ایوب نے اقتدار سے علیحدگی کے وقت تمام حکومتی اختیارات کس کے سپرد کیے؟

جواب: فوج کے کمانڈر انچیف محمد یحییٰ کو۔

۹۔ افریقہ کے کتنے ممالک ترقی پذیر ہیں؟

جواب: کینیا، مالی، روانڈا، صومالیہ، نائجیریا وغیرہ

۱۰۔ کشمیری رہنما افضل گورو کو کب پھانسی دی گئی؟

جواب: ۹ فروری ۲۰۱۳ کو بھارتی وقت کے مطابق صبح ۸ بجے پھانسی دی گئی۔

سوال نمبر ۲: یورپ میں انسانی حقوق کا پس منظر بیان کریں نیز روس میں انسانی حقوق کی صورت حال کا جائزہ لیں۔

جواب: **یورپ میں انسانی حقوق کا پس منظر:**

یورپ میں بنیادی حقوق کے نظریے کی ابتداء پانچویں صدی میں ہوئی۔جس کی ترویج روم میں ہوئی مغربی مفکرین کے نزدیک انسانی حقوق کی ابتداء میگنا کارٹا یو ۔این ۔اے کے وہ دستاویزات ہیں جو اس نظریے کو واضح شکل میں اقوام عالم کے سامنے لانے کا سبب بنے۔یورپی تاریخ کے مطابق ساڑھے تین سو سال قبل قدیم یونان میں فطری حقوق کا نظریہ زینو نے پیش کیا۔اس کے مطابق انسانی حقوق کو قانون فطرت پر مبنی قرار دیا۔یعنی ہر شخص اپنی پیدائش کے ساتھ کچھ حقوق لے کر آتا ہے۔جن کو ریاست تسلیم کرے یا نہ کرے ان کی حقیقت ختم نہیں ہوتی۔روم کے مشہور مفکر نے قانون سازی کے عمل میں مساوات کے اصول کو سامنے رکھتے ہوئے قانون سازی کی۔

برطانیہ:

برطانیہ اگرچہ انسانی حقوق اور جمہوریت کی جان کہلاتا ہے۔اور انگلینڈ کے انگریز صوبہ کے لوگوں کو تمام انسانی حقوق اور وسائل میسر ہیں۔لیکن برطانیہ کی دوسری ریاستوں یا صوبوں میں ایسا نہیں ہے۔مثلاً سکاٹ لینڈ کے باشندے اور آئرلینڈ کے باشندے انگریزوں کے مقابلے میں کم علم، کم فہم اور قدامت پسند ہیں۔اسی طرح مسلمان برطانوی شہریوں کو سکولوں اور دیگر تعلیمی اداروں کے لئے دوسری اقلیتوں کی طرح حکومت فنڈز جاری نہیں کرتی جبکہ وہ انگریز شہریوں کی طرح ٹیکس اور دوسرے واجبات ادا کرتے ہیں۔اس کے علاوہ ان کے اپنے سروے کے مطابق مسلمان برطانوی شہری سب سے زیادہ پرامن اور مہذب شہری ہیں۔شراب، جوا اور مارد ھاڑ میں سب سے کم مسلمان ملوث ہیں۔آئر لینڈ میں انسانی حقوق کی کئی مرتبہ پامالی ہوئی ہے۔جس کی خبریں آئے روز اخبار میں آتی رہتی ہیں۔ویلز کو اب جا کر تھوڑے سے اختیارات ملے ہیں۔برطانیہ نے ہندوستان کو اپنی

BS NISHAT EDUCATION
0344-5515779, 03005371884,
051-2285833, 2285733
BS NISHAT EDUCATION
AIOU Studio 9
علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

نوآبادی بنانے اور چھوڑتے وقت لاکھوں انسانوں کا قتل عام کیا تھا۔

روس میں انسانی حقوق کی صورت حال:

مغرب میں انسانی حقوق کا چوتھا علمبردار کمیونسٹ روس تھا۔ یہ اس اشتراکیت کا گہوارہ تھا۔ جو انسانیت پر ہر قسم کے استحصال سے چھٹکارا دلانے کا نعرہ لے کر اٹھا اور انسان کو امن، خوشحالی اور حقیقی آزادی دینے کا وعدہ کیا۔ روس میں انسانی حقوق کے تعین کا اختیار صرف حکمران پارٹی کو حاصل ہے۔ جو ملک کے محنت کش عوام کے مفادات کی نگران ہے۔ اور ان کی خواہشات کی تکمیل کا واحد ذریعہ ہے۔ کمیونسٹ پارٹی محنت کشوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ ان کو درج ذیل حقوق دیے گئے ہیں۔

1۔ کام کرنے کا حق

2۔ بڑھاپے، بیماری یا معذوری کی صورت میں مادی ضروریات کی فراہمی کا حق

3۔ آرام کا حق

4۔ عورت اور مرد کے درمیان مساوات کا حق

5۔ تعلیم کا حق

6۔ معاشرتی تنظیموں میں شمولیت کا حق 7۔ پناہ حاصل کرنے کا حق

8۔ املاک کی حفاظت اور استحکام کا حق

اس تمام کے باوجود روس میں انسانی حقوق کی بہت خلاف ورزیاں ہوئیں۔ اور تا حال جاری ہیں۔ اس نے تمام وسطی ایشیائی ریاستوں پر قبضہ کیا اور کئی لاکھ افراد موت کے منہ میں دھکیل دیے گئے۔ اسی طرح چیچنیا میں وسیع پیمانے پر لوگوں کا قتل عام کیا گیا۔ یہ علاقہ تیل اور دوسری معدنیات سے مالا مال ہے۔ اسی طرح داغستان کے علاقے میں لوگوں کو وہ حقوق حاصل نہیں جو روسی النسل لوگوں کو حاصل ہیں۔ روس نے اب تک سوویت یونین کے وسائل اور اختیارات پر قبضہ نہیں چھوڑا ہے۔ آزاد ریاستوں میں بھی ابھی تک روسی فوجیں موجود ہیں۔

سوال نمبر ۳: ترقی پذیر ممالک کی نشاندہی کریں نیز نیپال اور سری لنکا میں انسانی حقوق کی صورت حال کا جائزہ لیں۔

جواب: **ترقی پذیر ممالک:**

معاشیات کے نقطہ نظر سے انسانوں کی مانند دنیا کے ممالک بھی غریب ہوتے ہیں یا امیر جو اصطلاحاً ترقی پذیر یا ترقی یافتہ ہیں۔ ان کو صنعتی ممالک کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ جنوبی ایشیاء میں انڈیا، پاکستان، سری لنکا، بنگلہ دیش، نیپال اور مالدیپ ترقی پذیر ممالک کی صف میں شامل ہیں اور جنوب مشرقی ایشیاء میں انڈونیشیا اور ملائشیا اور تھائی لینڈ کے ممالک آتے ہیں۔ افریقہ کے تقریباً پچاس ممالک بھی ترقی پذیر ہیں مثلاً اریٹیریا، ایتھوپیا، گیمبیا، گھانا، گنی، کینیا، مالی، نائجیریا، روانڈا، صومالیہ، سوڈان، یوگنڈا کا شمار انتہائی غریب ممالک میں ہوتا ہے جبکہ مراکو، نمیبیا اور تیونس کی حالت قدرے بہتر ہے۔

ترقی پذیر ممالک میں انسانی حقوق کی صورت حال۔

جنوبی ایشیا کے ممالک کے دساتیر میں انسانی حقوق کی جو ضمانت دی گئی ہے فرداً فرداً اس کا تذکرہ کرتے ہوئے ہر ملک میں انسانی حقوق کی جو موجودہ صورت حال ہے۔

بھارت:۔ بھارت دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں کا گہوارہ ہے۔ یہاں مسلمانوں نے ایک ہزار سال تک حکمرانی کی اور اپنی بے مثال تہذیب و ثقافت کے عظیم الشان نقوش ثبت کیے۔ چنانچہ جہاں اجنتا کے کوہساروں کے غاروں میں دلفریب نقش و نگار (Paintings) ہیں۔ وہاں دہلی کا فلک پیما قطب مینار اور آگرہ کا خوبصورت تاج محل کی انمول یادگاریں ہیں۔

بھارت کا آئین 28 جنوری 1950ء سے رائج ہے۔ اس کی تمہید (Preamble) میں اس بات کی وضاحت ہے کہ بھارت کے عوام تمام شہریوں کے لئے انصاف، مساوات اور اخوت پر مبنی معاشرہ قائم کریں گے۔ اس آئین میں 397 آرٹیکل اور نو شیڈول ہیں۔

آئین کے تیسرے باب میں شہریوں کے حقوق کا بیان ہے۔ جنہیں بنیادی حقوق کا نام دیا گیا ہے۔ اور وہ قانون کے مطابق قابل نفاذ ہیں۔ ہندوؤں میں اونچ نیچ کا تصور صدیوں سے چلا آرہا ہے۔ ہندوؤں کی ادنیٰ قومیں (شودر، بھنگی، چمار وغیرہ) اچھوت خیال کی جاتی ہیں۔ یعنی ان کے ہاتھوں کا چھوا ہوا کھانا اور پانی اونچی ذات کے ہندو استعمال نہیں کرتے۔ چنانچہ اس سلسلے میں 1955ء سے قانوناً اچھوت پن (Untouchability) کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ قانون کی رو سے سب انسان برابر ہیں۔ خواہ وہ کسی مذہب، رنگ، صوبہ یا ثقافت سے تعلق رکھتے ہوں۔

ہر شہری کے لئے تحریر و تقریر اور پریس کی آزادی ہے۔ وہ ملک کے کسی بھی علاقے کی طرف سفر کر سکتا ہے۔ اور رہائش اختیار کر سکتا ہے۔ اور جائز نوعیت کا کوئی بھی کاروبار کر سکتا ہے۔ اور قانونی طور پر چودہ سال سے کم عمر کا کوئی بچہ نوکری نہیں کر سکتا۔

انسانی حقوق کی صورت حال:۔ آئین اور قانون سے قطعی مختلف ہے۔ بھارت ایک سیکولر ملک ہے۔ اور اسے اپنے سیکولر ہونے پر بہت فخر ہے۔ جس کے مطابق ہر شہری اپنی پسند کا مذہب اپنا

BS NISHAT EDUCATION
0344-5515779, 03005371884,
051-2285833, 2285733
BS NISHAT EDUCATION
AIOU Studio 9
علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

سکتا ہے۔لیکن عملاً اس کی خلاف ورزیاں ہوتی رہتی ہیں۔وقتاً فوقتاً فرقہ وارانہ فسادات رونما ہوتے ہیں۔جن کی لپیٹ میں آ کر اکثر مسلمان شہید ہو جاتے ہیں۔مسجد بابری کے بارے میں حکومت نے مسلمانوں سے جو سلوک روا رکھا ہے۔اس نے نام نہاد مذہبی آزادی کا پول کھول دیا ہے۔مسجد بابری پر یلغار کرنے والوں اور اسے بیدردی سے مسمار کرنے والوں سے کوئی تعرض نہ کیا گیا سینکڑوں مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا۔اور مسجد کی جگہ مندر تعمیر کرنے کی اجازت دے دی گئی۔بال ٹھاکرے جیسے متعصب لیڈر آج بھی مسلمانوں کے خلاف زہر اگلنے سے باز نہیں آتے۔اگر چہ اچھوت پن کو ناجائز اور قابل سزا قرار دیا گیا۔لیکن اونچی ذات کے ہندوؤں نے اسے آج تک قبول نہیں کیا۔

مقبوضہ جموں و کشمیر میں انسانی حقوق سے روگردانی:۔ بھارتی آئین (Indian Constituction) کی شق نمبر 370 میں ریاست جموں و کشمیر کو مکمل خود اختیار کا درجہ دیا گیا۔سوائے چند معاملات میں اور یوں بھارتی حکومت کشمیر کے اندرونی مسائل میں مداخلت نہیں کر سکتی۔لیکن اس آئینی ضمانت کے باوجود بھارت کشمیر میں اپنی اجارہ داری قائم کرتے ہوئے نہ صرف ان شقوں کی خلاف ورزی کی بلکہ سیاسی اور ماورائے عدالت (Extra-Judicial) قتال کا شرمناک سلسلہ جموں و کشمیر میں بڑے پیمانے پر سالہا سال سے جاری ہے۔صرف 1986ء میں تقریباً دو سو کشمیر مجاہدین کو گرفتار کرنے کے بعد عدالت کے ذریعے مقدمہ چلائے بغیر قتل کر دیا گیا۔

جموں اور کشمیر کے علاوہ شمال مشرقی بھارت کی سات ریاستوں میں انسانی حقوق کا دامن تار تار ہوتا رہتا ہے۔ان ریاستوں کے سرکش اور علیحدگی پسند عناصر سے حکومتی کارندوں کی چپقلش مسلسل جاری رہتی ہے۔ان کے درمیان جس کا بس چلتا ہے۔وہ انسانی حقوق کو پامال کر دیتا ہے۔علیحدگی پسند تنظیموں میں مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں۔

- ناگالینڈ میں نیشنل سوشلسٹ کونسل کے گروپ
- منی پور کے انتہا پسند بتی۔
- آسام کا یونائیٹڈ لبریشن فرنٹ۔
- اور بوڈو سیکورٹی فورس۔
- تری پورہ میں نیشنل لبریشن فرنٹ آف تری پورہ

بنگلہ دیش:۔ بنگلہ دیش کی آبادی ساڑھے بارہ کروڑ کے لگ بھگ ہے۔جس میں 83% مسلمان اور 16% ہندو ہیں۔شرح خواندگی 47% فی کس خام قومی پیداوار محض 200 ڈالر ہے۔یوں انتہائی غیر ممالک میں اس کا شمار ہوتا ہے۔

انسانی حقوق کی صورت حال:۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کی سالانہ رپورٹوں کے مطابق درجنوں ضمیر کے قیدی خصوصی اختیارات کے قانون کے تحت تشدد کے کڑے مراحل اور قید و بند کی جان لیوا صعوبتوں سے گزرتے ہیں یا اظہار رائے کی آزادی کا حق استعمال کرنے پر انہیں مجرم گردانا جاتا ہے۔دہشت گردی نے نمٹنے کے قانون کے تحت سیاسی قیدیوں کو عدالت کی چوکھٹ سے انصاف نہیں ملتا۔پولیس سٹیشنوں اور جیلوں میں بے پناہ تشدد کے ہاتھوں بیسیوں افراد موت کی نیند سو جاتے ہیں۔سڑکوں پر جونہی اپوزیشن اپنی طاقت منوانے کے لئے وارد ہوتی ہے تو پولیس اپنے لاٹھی چارج اور پکڑ دھکڑ سے تشدد کا ایک نیا باب رقم کرتی ہے۔حکومت کے اشارے پر اپوزیشن کے لیڈروں اور سیاسی کارکنوں کے خلاف الٹے سیدھے مقدمات درج ہو جاتے ہیں۔1993ء میں ہائی کورٹ کا یہ فیصلہ تھا کہ خصوصی اختیارات کے قانون کے تحت اسی فیصد لوگوں کو گرفتار کرنے کے احکام غیر قانونی ہیں۔

بھوٹان:۔ بھوٹان ایک چھوٹا سا ملک ہے جو تین سو سال تک تبت کے فرمانرواؤں کی راجدھانی میں شامل رہا۔پھر 1910ء میں انگریزوں کے قبضہ میں آ گیا 1949ء میں انگریزوں کے تسلط سے آزاد ہوا۔ملک کی کل آبادی چودہ لاکھ ہے۔

انسانی حقوق کی صورت حال:۔ انٹرنیشنل ایمنسٹی کی رپورٹ کے مطابق جیلوں کی حالت پہلے کی نسبت بہتر ہو گئی ہے۔البتہ ضمیر کے قیدی اب بھی جیل کی ہوا کھاتے ہیں۔اس بار پچاس سے زائد ضمیر کے قیدی بے قصور عدالتی سماعت کے بغیر حوالات کی چار دیواری میں سختیاں جھیلتے رہے۔ایک ہزار سے زائد نیپالی بولنے والے جنوبی بھوٹان کے لوگوں کو ملک بدر کر دیا گیا۔اور ان کے چند گھروں کو مسمار کر دیا گیا۔نیپال اور بھوٹان کے مابین سب سے بڑا مسئلہ جنوبی بھوٹان سے آئے ہوئے 85000 نیپالی زبان بولنے والے لوگ ہیں۔جو مہاجرین کی حیثیت سے مشرقی نیپال کے کیمپوں میں زندگی گزارتے ہیں۔

مالدیپ:۔ مالدیپ 26 جولائی 1965ء کو انگریزوں کے تسلط سے آزاد ہوا۔سنی مسلمانوں کی اکثریت ہے۔آبادی تقریباً سوا دو لاکھ ہے۔ایک خاص بات یہ ہے کہ خواتین کے لئے باقاعدہ 300 کے لگ بھگ ایک مساجد کا انتظام ہے۔ایک مدت تک یہاں سلطانوں کی فرمانروائی رہی 1868ء میں مالدیپ کو جمہوریت نصیب ہوئی۔اسلامی حدود کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے آئین میں ضمیر، تقریر و تحریر، جان و مال، سفر، حلال کمائی کے لئے ریاضت اور عبادت ہر طرح کی آزادی دی گئی ہے۔

انسانی حقوق کی صورت حال:۔ مالدیپ کی پارلیمنٹ نے ان لوگوں کے لئے دو سے پانچ سال تک کی اسارت کا قانون پاس کیا ہے۔جو ایسا مشورہ یا رائے دینے کی جسارت کریں۔جو مسلمانوں کی شرعی آزادی میں خلل انداز ہو یا گورنمنٹ یا صدر کی مجوزہ پالیسی کے علانیہ خلاف ہو۔چنانچہ ایسی بے ضابطگی کے مرتکب پائے گئے۔پندرہ اشخاص کو نظر بند کر دیا گیا۔مثال کے طور پر آدم نسیم کو ایک نظم حی علی الصلوٰۃ لکھنے کی پاداش میں گرفتار کر لیا گیا۔اس نظم میں ملک کی روبزوال سیاسی حالت اور اخلاقی صورت حال پر تنقید کی گئی تھی۔لیکن تنقید اعلیٰ حکام کو گراں گزاری اس لیے ان کو متعارف نہیں کیا گیا۔اسی طرح ایک صحافی کو حکومتی پالیسی کے خلاف ایک مضمون لکھنے پر حوالات میں بند کر دیا گیا۔چند قیدیوں کے بارے میں یہ شکایت موصول ہوئی۔کہ ان کو نہایت تنگ و تاریک کوٹھڑی میں رکھا گیا۔اور ان کے ساتھ نہایت برا سلوک کیا گیا۔

ان چند واقعات کے سوا مالدیپ میں عمومی طور پر امن و امان ہے۔اور انسان حقوق کی صورت حال کافی بہتر دکھائی دیتی ہے۔

نیپال:۔

BS NISHAT EDUCATION
0344-5515779, 03005371884,
051-2285833, 2285733
BS NISHAT EDUCATION
AIOU Studio 9

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

یہ نیپال وہی ملک ہے جس کے گورکھا برصغیر میں مشہور ہیں ۔اس کی آبادی دو کروڑ سے زائد ہے ۔ 90فیصد ہندوؤں کی اکثریت ہے ۔شرح خواندگی 29فیصد ہے ۔اور فی کس خام قومی پیداوار فقط ڈالر ہے ۔

9 نومبر 1990ءکو نیا آئین نافذ کیا گیا جس میں بادشاہ کے اختیارات کو محدود کرنے کے علاوہ بنیادی حقوق کی ضمانت فراہم کی گئی ہے ۔آئین کی رو سے تمام شہری برابر ہیں ۔مذہب نسل جنس ،ذات ،قبیلہ یا نظریہ کی بنیاد پر کسی نوعیت کا امتیاز رکھنے کی گنجائش نہیں ہے ۔

انسانی حقوق کی صورت حال ۔

1965ء میں ملک گیر ہڑتالوں اور مظاہروں کے دوران کم از کم 700 شہریوں کو جن میں ضمیر کے قیدی بھی شامل تھے ۔مخصوص عرصہ کے لئے نظر بند کر دیا گیا ۔منہ زور پولیس کی تحویل میں آنے والے کو تشدد اور بد سلوکی کا سامنا کرنا پڑا ۔سڑکوں پر مظاہرہ کرنے والوں نے بھی پتھراؤ کرتے ہی پبلک ٹرانسپورٹ کو ڈھیر سارا نقصان پہنچایا انسانی حقوق کے حوالے سے ترقی پذیر ملکوں کی یہ مشترکہ روایت ہے کہ حکومت کی زیادتی اور دیدہ دلیری کے علاوہ اپوزیشن بھی صبر وضبط کا دامن ہاتھ سے جانے دیتی ہے ۔اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی کرنے سے باز نہیں آتی ۔اپنے غم وغصہ کو اظہار کرتے ہوئے مشتعل اور بپھرے ہوئے ۔مظاہرین گاڑیوں کی توڑ پھوڑ اور عمارتوں کا گھیراؤ کر کے اپنا غصہ تو اتار لیتے ہیں ۔لیکن وہ یہ نہیں سوچتے کہ یہ سراسر پبلک کا نقصان ہے ۔

سری لنکا ۔

اس کا پرانا نام سیلون ہے ۔یہ وہی ملک ہے جس کا میر امن دہلوی کے کلاسیکی قصہ چہار درویش ،باغ و بہار میں سراندیپ کے نام سے تذکرہ ہے ۔اس کی آبادی ایک کروڑ 80لاکھ کے قریب ہے ۔جس میں 69فیصد بدھ مت کے پیروکار اور 15فیصد ہندو آباد ہیں ۔فی کس خام قومی پیداوار 440 ڈالر ہے ۔شرح خواندگی 90% ہے ۔جو کسی ترقی پذیر ملک کے لئے نہایت خوش آئند ہے ۔

سری لنکا میں انسانی حقوق کی صورت حال ۔

سینکڑوں تامل (Tamil) لوگ جن میں ضمیر کے قیدی (Prisoners of Conscience) شامل ہیں ۔جیلوں میں اکثر و بیشتر لسانی بنیاد پر سزا اور عقوبت سے دوچار ہوتے رہتے ہیں ۔قیدیوں کے ساتھ غیر انسانی برتاؤ اور روا تشدد بھی ہوتا ہے ۔ہندوستانی قیدیوں کی طرح یہاں بھی ہر سال پندرہ بیس قیدیوں کا اچانک طور پر غائب ہو جانا اس بات کی دلیل ہے ۔کہ وہ بدنصیب ماورائے عدالت قتل کا شکار ہو چکے ہیں ۔حکومت کے خلاف تامل ٹائیگرز کی آزادی کی تنظیم (LTTE)The Liberation Tigers of Tamil Eelam بھی انسانی حقوق کی متعدد خلاف ورزیوں میں ملوث پائی گئی ہے ۔جن میں قیدیوں کے ساتھ برا سلوک اور ان کا ظالمانہ قتل بھی شامل ہے ۔

0344-5515779, 03005371884,

سوال نمبر۳: **پاکستان میں بنیادی حقوق کا پس منظر بیان کریں ۔نیز ۱۹۷۳ء کے آئین کی خصوصیات اور موضوع کی وضاحت کریں ۔**

جواب: بنیادی حقوق:

مغربی نظام میں بنیادی حقوق کو آئین کا حصہ بنایا گیا ہے ۔جن کا تحفظ عدلیہ کے ذریعہ ممکن ہے ۔بیشتر ممالک مثلاً امریکہ ،برطانیہ وغیرہ میں ان پر کسی حد تک عمل کیا جا رہا ہے ۔جبکہ ترقی پذیر ممالک میں صورت حال اچھی نہیں ہے ۔یورپ میں بنیادی حقوق کے تحفظ کے لئے ایک بین الاقوامی ادارہ قیام عمل میں لایا گیا ہے ۔اس کے علاوہ یورپین کمیشن آف ہیومن رائٹس اور یورپین کورٹ آف ہیومن رائٹس قائم کئے گئے ہیں لیکن ان کا دائرہ اختیار ان ریاستوں تک محدود ہے ۔جنہوں نے انہیں تسلیم کیا ہے ۔اہل مغرب تمام بنی نوانسان کے لئے بنیادی حقوق کی علمبرداری کا دعویٰ کرتے ہیں ۔لیکن حقیقت بالکل برعکس ہے ۔ان کا یہ تصور نسلی امتیاز پر مبنی ہے ۔وہ اپنے لیے (سفید فاموں) کے لئے جن حقوق کی ضمانت چاہتے ہیں ۔دوسری قوموں کو ان کا مستحق نہیں سمجھتے ہیں ۔جنوبی افریقہ میں سیاہ فام نسل کے لئے امتیازی قوانین اہل مغرب کے دعویٰ کی قلعی کھولتے نظر آتے ہیں ۔امریکہ میں مقامی ریڈ انڈین آبادی کے خاتمے کیلئے کیے جانے والے اقدامات ہوں یا غیر فرانسیسی مقبوضات میں ان حقوق کے مطالبہ کے حق سے محروم کیا جانا ،ویتنام میں امریکہ کی جانب سے انسانی حقوق کے بڑے پیمانے پر خلاف ورزی کا مظاہرہ ،کشمیر میں مسلمانوں پر ہندوؤں کے مظالم پر اقوام عالم کی خاموشی ان کے کھوکھلے دعوؤں اور دوغلے پن کا منہ بولتا ثبوت ہے ۔

اگرچہ دنیا کے بیشتر ممالک اپنے آئین کی رو سے شہریوں کے حقوق کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں ۔لیکن اگر ان وساتیر کا بغور مطالعہ کیا جائے تو ہر دستور میں آئینی ترامیم کے ضمن میں دیئے گئے طریقہ کار کے ذریعہ دستور میں حکمران پارٹی کی خواہشات کے پیش نظر ترمیم کرنے کی جورت رکھی گئی ہے ۔اس کے علاوہ آرڈیننسوں کے ذریعہ قانون سازی ،ہنگامی حالات میں بنیادی حقوق کا معطل کیا جانا ،آئینی ترامیم کے ذریعہ عدلیہ کے اختیارات میں تبدیلی وغیرہ وہ اقدامات ہیں ۔جو بنیادی حقوق کی فراہمی کے راستے میں آنے کا سدباب بن سکتے ہیں ۔1947ء میں اقوام متحدہ کے منشور حقوق انسانی کے اعلان کے بعد اگرچہ اقوام متحدہ کے متعدد ذیلی اداروں کا قیام عمل میں آیا ۔جن کا مقصد بنیادی حقوق کے تحفظ کیلئے اقدامات کرنا تھا ۔جن میں یونیسف (UNICEF) ،بین الاقوامی ادارہ صحت ،بین الاقوامی ادارہ مہاجرین ،وغیرہ شامل ہیں ۔لیکن بعد کے واقعات نے یہ ثابت کر دیا ہے ۔کہ یہ منشور انسانی حقوق محض ایک دستاویز سے زیادہ کچھ نہیں کیونکہ ان حقوق کو نافذ کرنے کے لئے کوئی قوت نافذہ موجود نہیں ۔

BS NISHAT EDUCATION
051-2285833, 2285733
علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

پاکستان میں بنیادی حقوق کا تاریخی پس منظر:-

پاکستان میں بنیادی حقوق کے تاریخی پس منظر میں دنیا کا سب سے پہلا تحریری آئین وہ اسلامی دستور یا آئین ہے جو ہمارے نبی حضرت محمدؐ نے 622ء میں ہجرت کے بعد مدینہ میں نافذ کیا تھا۔صحابہ کرامؓ کے علاوہ اس آئین کو یہودیوں اور نصرانیوں کی تائید بھی حاصل تھی ۔اس آئین میں 47 دفعات اور 53 نکات تھے جن میں مسلمانوں اور مقامی باشندوں (جنھوں نے ابھی تک اسلام قبول نہیں کیا تھا) کے حقوق وفرائض طے کیے گئے تھے۔علمی اور تاریخی نقطۂ نظر سے یہ آئین ایک امتیازی حیثیت رکھتا ہے کہ ایک مستقل اور خودمختار مملکت میں حکمران اور رعایا کے حقوق وفرائض کو تحریری طور پر مرتب کیا گیا تھا۔دفاع کے سلسلے میں اس دستور میں یہ صراحت تھی کہ امن اور جنگ کی حالت مشترک ہوگی یعنی اگر امن ہو تو اس مملکت کے سارے باشندوں کے لئے ہوگا اور جنگ ہو تو سارے باشندوں کے لئے۔مزید برآں غیر مسلموں کے ساتھ کیے جانے والے معاہدات،سیاسی منصوبوں اور مہاجروں کی آبادکاری کے متعلق تفصیل درج تھی۔اس دستور میں ایک اور چیز جو غیر متوقع اور غیر معمولی کہی جاسکتی ہے وہ ایک طرح سے بیمہ کا انتظام تھا جس کی صورت یوں تھی کہ اگر کوئی شخص فدیہ یا خون بہا کی رقم ادا کرنے سے معذور ہو تو اس کے قبیلے کی انجمن یا ہمسایہ یا بالآخر مرکزی انجمن اس رقم کی ادائیگی کا انتظام کرے گی۔اس آئین کے مطابق غیر مسلموں کے لئے اپنے دین و مذہب کے مطابق زندگی گزارنے کی پوری آزادی تھی۔چنانچہ ایک دفعہ کے الفاظ یہ ہیں "مسلمانوں کے لئے مسلمانوں کا دین اور یہودیوں کے لئے ان کا دین ہے"یعنی مدینہ میں جتنے لوگ بھی بستے تھے ان کو مذہبی آزادی کے ساتھ عدالتی اور قانونی آزادی کا بھی اطمینان دلایا گیا تھا۔غرض یہ کہ یہ ایک تاریخی دستاویز ہے اور اس کی خصوصی اہمیت یہ ہے کہ:

یہ دنیا کا سب سے پہلا تحریری دستور ہے جو ایک "اُمّی" نبی کے ہاتھوں وجود میں آیا۔

حضورﷺ کے بعد خلفائے راشدینؓ بھی اخوت،رواداری،انسانی حقوق کی پاسداری اور ان کے تحفظ کے لئے ناقابل فراموش اور درخشاں مثالیں قائم کرتے رہے۔ان کے بعد خلافت کی جگہ بادشاہت نے لے لی۔مسلمان حکمرانوں نے ہمیشہ انسانی حقوق کی دیکھ بھال کی۔اخوت اور مساوات کے اصولوں پر عمل کیا۔زکوٰۃ اور صدقات کے ذریعہ غریبوں ،ناداروں،فقیروں،مسکینوں،بیواؤں اور یتیموں کی دستگیری کرتے رہے۔اسلامی اصول فقہ میں ایسے نظریات کہ "بادشاہ غلطی کا مرتکب نہیں ہوسکتا" یا "بادشاہ کو اس کی اپنی عدالت میں موردِالزام نہیں ٹھہرایا جاسکتا" کا کوئی عمل دخل نہ تھا۔

BS NISHAT EDUCATION

1962ء کے آئین کی نادر خصوصیات:-

صدر ایوب خان نے 17 فروری 1960ء کو نئے آئین کی تیاری کیلئے جسٹس شہاب الدین کی سربراہی میں کمیشن قائم کیا جس نے یکم مارچ 1962ء کو نیا آئین پیش کیا۔اس آئین کی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

۱۔ آئین وفاقی طرز کا ہوگا۔

۲۔ پارلیمانی نظام کو ترک کرکے صدارتی نظام نافذ کیا گیا۔

0344-5515779, 03005371884,

۳۔ 1962ء کے آئینی مسودے میں بنیادی حقوق کا تذکرہ سرے سے ہی غائب تھا۔

۴۔ آئین کی ایک دفعہ کے تحت صدر ایوب کی نافذ کردہ تمام اصلاحات کو بھی تحفظ مہیا کیا گیا۔

۵۔ سیاسی ماہرین کے مسلسل احتجاج اور وزیر قانون شیخ خورشید احمد کی مسلسل جدوجہد کے نتیجے میں بنیادی حقوق اور حکمت عملی کے اصول شامل کر دیئے گئے۔

051-2285833, 2285733

آئین کی منسوخی:

یہ آئین 25 مارچ 1969ء کو صدر ایوب کے جاتے ہی منسوخ کر دیا گیا۔

سوال نمبر ۵۔ **شہری کے مفہوم کی وضاحت کریں نیز حصول شہریت کے مختلف طریقے بیان کریں۔**

جواب: شہری کی تعریف:-

لغوی طور پر شہری اس آدمی کو کہا جاتا ہے جو کسی شہر میں رہائش پذیر یعنی رہنے سہنے کے اعتبار سے اس تعلق دیہات یا قصبات وغیرہ سے نہ ہو۔مگر یہ لفظ وسیع اصطلاح کے طور بھی بولا جاتا ہے یعنی:

"شہری وہ جو ایک ریاست میں مستقل قیام رکھتا ہے اور دوسرے باشندوں کی طرح ہر قسم کے حقوق کا مالک ہو"۔

BS NISHAT EDUCATION

شہری کی اقسام:

چنانچہ اسلامی ریاست میں شہریوں کی دو قسمیں ہیں۔

مسلمان غیر مسلم یا ذمی

مسلمان:- اسلامی ریاست نے مسلمان کی تعریف کچھ اس طرح دی ہے کہ

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

اسلامی ریاست نے مسلمان کی تعریف کچھ اس طرح دی ہے کہ

"وہ توحید و رسالت (تمام انبیاء کی رسالت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتم النبیین کی حیثیت کا اقرار کرتا ہو۔ نماز کے قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کے فرائض سے عہدہ برآ ہوتا ہو۔ وہ معروف شرعی طریقے سے نکاح کرے، طلاق اور حرام و حلال کے ضابطوں کی پابندی کرے کعبہ کو اپنا قبلہ قرار دے"۔

ان خصوصیات میں یہ اہتمام کیا گیا ہے۔ کہ مسلمان کی ظاہری خصوصیات بیان کی جائیں۔ اس حوالے سے ریاست کو دل اور نیت کی باتوں سے کوئی تعلق نہیں۔ مسلمان اس اعتبار سے مکمل شہری ہوں گے اور انہیں ہر قسم کے معاشرتی، قانونی اور سیاسی حقوق حاصل ہوں گے تا کہ وہ اپنی ریاست کو ان اصولوں اور نظریات کی بنیاد پر کامیابی سے چلائیں جو ریاست کے استحکام میں اہمیت رکھتے ہیں۔ اسلام نے مسلمانوں کو جہاں حقوق عطا کئے ہیں۔ وہاں انہیں بہت سے احکامات کا پابند بھی بنا دیا ہے۔

غیر مسلم یا ذمی:۔ وہ غیر مسلم جو اسلامی ریاست کی حدود میں رہتے ہوں اور اس دوران وہ ریاست سے وفاداری کریں۔ امیر کی اطاعت کا ثبوت دیں اور پر امن ماحول کے ضامن ثابت ہوتی تو وہ اس ریاست میں اپنی مذہبی آزادی کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔ ایسے غیر مسلموں کو ذمی کہا جاتا ہے۔ اسلام نے ذمیوں کی دو اقسام واضح کی ہیں۔

اہل الصلح　　　اہل الفتوہ

اہل الصلح:۔ وہ غیر مسلم جو مسلم ریاست کے ساتھ خاص ضوابط و شرائط اور معاہدے کے ذریعے ریاست میں شامل ہوں۔

وہ غیر مسلم ہیں جو ریاست میں مقیم تو ہوتے ہیں۔ لیکن انہیں جنگ کے بعد مغلوب کیا گیا ہوتا ہے۔

اسلامی فقہ کے نقطہ نظر سے دونوں ذمیوں یعنی اہل الصلح اور اہل الفتوہ کے حقوق میں کچھ فرق ہے۔ لیکن اس ریاست میں موجود دوسرے مسلمان شہری کی مقابلے میں ایسے شہری کم درجے کے ہوں گے۔ انہیں تمام شہری، مذہبی، اخلاقی، معاشرتی اور قانونی حقوق حاصل ہوں گے اور کسی حد تک سیاسی حقوق بھی دیئے جاتے ہیں۔ مثلاً سرکاری ملازمتیں دی جاتی ہیں۔ مگر کلیدی آسامیاں نہیں۔ کیونکہ ان کا تعلق مملکت کے انتظام کی پالیسی اور پروگرام بنانے سے ہوتا ہے۔ جہاں تک ریاست کی پالیسی کا تعلق ہے۔ تو اس کے بنانے پر صرف اشخاص کو فائز کیا جاتا ہے۔ جنہیں ریاست کے نظریے سے اتفاق ہو اور نظریاتی ریاست سے بھرپور تعاون حاصل ہو۔ مزید وہ اس پر یہ کہ پورے خلوص سے یقین رکھتا ہو۔ اسلامی ریاست میں جو شخص اسلام کو قبول کرتا ہے۔ اسے فوراً وہ تمام حقوق حاصل ہو جائیں گے۔ جو کہ اس ریاست کے دوسرے مہمان شہریوں کو حاصل ہوتے ہیں۔

شہریت:۔ وہ شخص جو کسی ریاست کے اندر مستقل طور پر قیام پذیر ہو۔

حصول شہریت کے طریقے:

حصول شہریت کئی طریقے ہیں مثلاً　-1　ازروئے ولادت (By Birth)　-2　بذریعہ تبدیلی شہریت (Naturalisection)

-1　**ازروئے ولادت** (By Birth): ازروئے ولادت حصول شہریت کے دو طریقے ہیں۔

-1　آبائی حق　-2　پیدائشی حق

0344-5515779, 03005371884,

ا۔　**آبائی حق:۔** آبائی حق رشتہ داری کی بنیاد پر ہوتا ہے یعنی والدین جس ملک کے شہری ہوں گے بچہ بھی اس ملک کا شہری ہوگا خواہ وہ کسی دوسرے ملک میں پیدا ہوا ہو مثلاً پاکستانی شہری کا بچہ اگر فرانس میں پیدا ہو تو بچے کو فرانسیسی نہیں پاکستانی شہریت ملے گی۔ لیکن جرمنی میں پیدا ہونے والے بچے کو جرمنی کی شہریت ملے گی۔

051-2285833, 2285733

۲۔　**پیدائشی حق:۔** یہ وہ حق ہے جو کسی ملک میں پیدائش سے ملتی ہے مختلف ممالک اپنی حدود میں پیدا ہونے والے بچوں کو اپنی شہریت دے دیتے ہیں مثلاً امریکہ یا انگلستان میں جو بچہ پیدا ہوگا اسے اسی ملک کی شہریت حاصل ہوگی۔ اسی طرح اگر کسی ملک کے جہاز یا سفارت خانے میں پیدا ہو تو اسی ملک کا شہری ہوگا۔ کچھ ملکوں کے اندر پیدائش کی صورت میں اسے شہریت ملے گی مثلاً ارجنٹائن ایسے ممالک بھی ہیں جہاں دونوں طریقے رائج ہیں صرف بالغ بچے کو فیصلہ کرنا پڑتا ہے۔

۳۔　**تبدیلی شہریت:۔** شہریت حاصل کرنے کے کئی طریقے ہیں مثلاً:

-1　درخواست گزارش کر کے دوسری ریاست کی شہریت حاصل کر سکتا ہے۔

۲۔　کسی دوسرے ملک کے مرد کے ساتھ شادی کر کے عورت کو وہی شہریت مل جائے گی۔

-3　اگر کوئی بچہ دوہری شہریت رکھتا ہو تو اسے ایک شہریت بلوغت پر اختیار کرنی پڑے گی۔

-4　کوئی شخص دوسرے ملک کی ملازمت اختیار کرے یا غیر ملک سے انعامات اور تمغہ وصول کرے تو اسے وہاں کی شہریت حاصل ہو جائے گی۔

۵۔　کسی ملک کی جائیداد خریدنے سے بھی شہریت مل جاتی ہے۔

-6　طویل قیام کی وجہ سے بھی بعض ریاست شہریت دے دیتی ہیں۔

-7　کسی دوسرے ملک سے الحاق کر لینے سے بھی اس ملک کی شہریت کے حقوق حاصل ہو جاتے ہیں۔

BS NISHAT EDUCATION
AIOU Studio 9
BS NISHAT EDUCATION
علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔